حوالہ جات

(۱) "گزشتہ سال ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ایک بڑی کانفرنس کی۔ انہوں نے قوم کے سامنے رکھا کہ کم از کم وہ جماعتیں اکٹھی ہو جائیں جو انتخابات کی قائل نہیں ہیں۔ تین نام سامنے آئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب خود تھے، دوسرے مولانا محمد اکرم اعوان صاحب اور تیسرا یہ عاجز۔ یہ میری عاجزانہ درخواست تھی کہ جو فیصلہ بھی کیا جائے وہ تینوں اکٹھے کریں۔ میں چونکہ اسلام آباد میں ہوں اور یہیں میری فورس ہے، اس لئے اسلام آباد کی حد تک دونوں جماعتیں میرا بھرپور ساتھ دیں۔ لیکن تین حاضریوں کے بعد بھی ڈاکٹر اسرار صاحب کا یہی اصرار ہے کہ "تم بیعت کر لو، واپس آجاؤ"۔ اب آپ ہی بتائیے "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کس بلا کا نام ہے؟" (انٹرویو: میجر (ر) محمد امین منہاس۔ قائدِ تحریک فہم القرآن) ہفت روزہ تکبیر کراچی۔ ۱۰ اگست ۱۹۹۵ء ص ۳۰

(۲) "ان سب پر مستزاد مذہبی جماعتوں کا باہمی نفاق ہے جو روز بروز تقسیم در تقسیم کی صورت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے" (ص ۱۹ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

"مذہبی جماعتوں نے انتخابی سیاست کو اپنا میدان کار بنایا اور ان کے نفاقِ باہمی نے جلتی پر تیل کا کام کیا" (ص ۲۵ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

(۳) "الیکشن کے بارے میں اپنے اس موقف کا بھی میں ہمیشہ اظہار کرتا رہا ہوں کہ یہ حرام نہیں ہیں" (ص ۴۶ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

"جو لوگ خلوص و اخلاص کے ساتھ قائل ہیں کہ اس ذریعے سے یہاں واقعتاً کوئی تبدیلی آسکتی ہے، اسلامی نظام آسکتا ہے، تو وہ ضرور اس کے لیے کام کریں" (ص ۴۷ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

"جماعت اسلامی، تنظیمِ اسلامی اور تحریکِ اسلامی، یہ تینوں تنظیمیں ایک وفاق کی شکل اختیار کر لیں" (ص ۴۸ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

"یہ وفاق کسی الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ اس وقت کرے جب کہ مولانا مودودی مرحوم کی معیّن کردہ تین شرطیں پوری ہو چکی ہوں" (ص ۵۰ میثاق اکتوبر ۱۹۹۵ء)

(۴) "بھائی! امت کے بڑے اتحاد سے پہلے، خدا کے لئے، ان دھاگوں کو تو بٹ لو۔ "جمیعت علمائے اسلام" تو ایک ہو جائے۔ آپ کے مابین سوائے شخصی قیادت کے اختلاف کے، اور کونسا جھگڑا ہے؟" (ص ۳۲ میثاق، اکتوبر ۱۹۹۵ء۔)

(۵) "البتہ، "ثالث ثلاثہ" یعنی اہل حدیث حضرات کا ان کے ساتھ جوڑ نہیں ملتا، اس لئے کہ فقہی مسلک کے لحاظ سے ان کی ایک، بالکل علٰحدہ حیثیت ہے۔" (ص ۳۲ "میثاق، اکتوبر ۹۵ء)

(۶) "صدر ایوب نے مفتی محمود صاحب کے ایک ووٹ سے دستور میں ترمیم کی تھی۔ اور کہا گیا تھا کہ مفتی صاحب کو اس تعاون کے عوض دس لاکھ روپے دیے گئے تھے۔ اندازہ لگائیے، اس دور کے دس لاکھ آج کے دس کروڑ سے کم نہیں ہیں۔ مفتی صاحب نے اس الزام کی تردید نہیں کی تھی، البتہ یہ کہا تھا کہ ہاں میرے مدرسے کو دئیے ہیں"۔ (ص ۳۵) "یہ بات عام کہی جا رہی ہے کہ قاضی (حسین احمد) صاحب نے پہلے نواز شریف سے دس کروڑ لیا تھا، پھر منحرف ہو گئے اور پھر

(بقیہ صــ۴۲ پر)